سوال

نمازیوں کی خاطر درمیانہ وقت نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد ٹالی والی چنیوٹ اہل حدیث کی مسجد ہے ۔ اس مسجد میں ہمیشہ درمیانہ وقت میں نماز ہوتی رہتی ہے ۔ اب عرصہ سات آٹھ ماہ سے دوتین نمازیوں نے اپنی جماعتیں علیحدہ شروع کردی ہیں اورکہتے ہیں کہ ہم اول وقت میں اپنی جماعت کرائیں گے کیونکہ افضل ہے ۔ اس بات پر نمازیوں کی جماعت میں بہت فساد برپا ہوگیا ہے اب سوال یہ ہے کہ وہ دوتین نمازی جوپہلے جماعت قائم کرتے ہیں ۔ اگروہ پوری جماعت کے ساتھ نماز اداکریں بہتر ہے یا اکیلی جماعت قائم کرکے فساد سے بچے رہنا بہتر ہے ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوۃ میں ہے :

« عن عبداللہ بن عمر قال مکثنا ذات لیلة ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العشاء الاٰخرۃ فخرج علینا حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ فلاندری اشیٌ شغلہ فی اہلہ او غیر ذالک فقال حین خرج انکم تنتظرون صلوۃ ما ینتظرہا اہل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بہم ہذہ الساعة ثم امر الموذن فاقام الصلوۃ وصلی » (رواہ مسلم مشکوۃ باب تعجیل الصلوۃ فصل 3)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے انتظارکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عشاء کےلئے تہائی رات تک یا زیادہ گزرگئی ۔ آپ نکلے معلوم نہیں کہ آپ کس کام میں مشغول تھے یا ویسے ہی نہیں نکلے پس فرمایا تم ایک ایسی نماز کے انتظار میں ہوکہ تمہارے سواکوئی اہل دین اس کا انتظار نہیں کرتے اگر میری امّت پر بوجھ نہ ہوتا تو میں اسی وقت ان کونماز پڑھاتا ۔

اس حدیث سے معلوم ہواکہ وقت میں نمازیوں کورعایت ضروری ہے ۔ نمازعشاء میں تہائی رات گزرنے پر پڑھنی افضل ہے مگرآپ نمازیوں کی رعایت سے اس وقت نہیں پڑھاتے تھے بس اسی طرح ان نمازیوں کو سمجھ لینا چاہیے ۔ جواول وقت کوافضل کہتے ہیں وہ بھی نمازیوں کی خاطر درمیان وقت میں پڑھ سکتے ہیں خاص کرجب سے ایسی نعمت عظمیٰ بھی حاصل ہوتوپھر ضرورنمازیوں کی رعایت چاہیےتاکہ سب ملنے سے جماعت بڑی ہواورثواب زیادہ ہو۔

جن احادیث میں « یمیتون الصلوۃ » (جوامام نماز کوضائع کردیں) تم ان سے الگ اپنے وقت پر پڑھ لو) آیاان میں اول وقت سے تاخیر مراد نہیں بلکہ ان میں مطلق وقت کاذکرہے ۔ چنانچہ

مشکوۃ کے اسی باب میں ہے «یمیتون الصلوۃ اویوخرون عن وقتہا» پس جو شخص نماز کا وقت ضائع کردے اور ایسے مکروہ وقت میں پڑھے جس کی بابت حدیث میں آیا ہے تلک صلوۃ المنافق۔ تو اس صورت میں الگ پڑھ سکتا ہے پھر ان احادیث میں الگ جماعت کرنے کا کہیں ذکر نہیں کیونکہ جماعت سے نماز پڑھنے کی اصل غرض اتفاق واتحاد ہے۔ الگ جماعت کرنے سے وہ فوت ہوتی ہے بلکہ پہلے سے بھی نزاع اور اختلاف بڑھتا ہے تو پھر الگ جماعت قائم کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

نیز حدیث میں ہے «لا یومن الرجل فی سلطانہ» یعنی کوئی شخص دوسرے کے اختیار والی جگہ میں امامت نہ کرائے۔

مذکورہ بالا صورت میں اصل امام مسجد امامت کا اختیار رکھتا ہے جو مقرر امام کے علاوہ اس سے پہلے جماعت کراتے ہیں ان کی جماعت اس حدیث کے بالکل خلاف ہے پس بجائے اس کے کہ ان کو اس جماعت کا ثواب ہو الٹا عذاب کا خطرہ ہے۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، نماز کا بیان، ج2ص70